

## ادبیات

## غزل

جناب آلم منظر نگری

مجھے نہ حقیقت کو اپنی انسان کو انسان بھول گئے  
 کرنے تھے فراہم وحشت میں کچھ ہوش کے سامان بھول گئے  
 وہ خواب تھا یا بیداری تھی کچھ یاد نہیں آتا ہم کو  
 مانا کہ نکالے تیر کئی زخمِ دل سے اے چارہ گر و  
 پہنچے تو کن اے تک لیکن کیا کہنے کہ اہل کشتی نے  
 پُشت و چمن واقعہ ہونگے تم کو تو ذرا بھی یاد نہیں  
 لائے یہاں پر پیغامِ چمن کہدے یہ کوئی فضلِ گل سے  
 میں آج بہاروں پر نازاںِ لغت ہو نہیں بیرون سے  
 سمجھے تھے جسے اک رازِ جنوں رکھا تھا جسے محفوظِ نظر  
 یہ پوچھو نہ ہم کس طرح لٹے کس طرح مٹے تیسے ہاتھوں  
 یہ رازِ مجرت سے پوچھو کیوں چارہ گر ان اہلِ غم  
 اب تازہ بہار میں کیا آئیں تخلیقِ چمن ممکن ہی نہیں

نظر کے تقاضے تھے جتنے بیگانہ عرفان بھول گئے  
 آئے ہی چمن میں رازِ خودی یا رانِ بیاباں بھول گئے  
 دیکھے تھے کہاں جلو و ان کے ایویدِ حیران بھول گئے  
 پیوستِ مذاقِ دل تھا جو تم کو ہی پیکان بھول گئے  
 ساحل پر وہ ہنگامے دیکھے ہنگامہ طوفان بھول گئے  
 کس کس سے ہوئے تھے وحشت میں ہم دستِ گریبان بھول گئے  
 معصوم و بھونک آزادیِ قیدی زباناں بھول گئے  
 پھر ہوں گے بیاباں یہ اک دن یہ رازِ گلستاں بھول گئے  
 کیا جانے ہم وحشت میں کہاں وہ تارِ گریبان بھول گئے  
 جو کچھ بھی گذرنا تھا گذرا اے گر دُش دوران بھول گئے  
 جو درد کہ دمسازِ دل تھا اُس درد کا دہان بھول گئے  
 پر وازِ گل افشان کو اپنی ذرات بیتِ بان بھول گئے

نفوں سے ترے اک روز آلم کو تجھیں کی فضائیں ہستی کی  
 بایوس ہندوگر آج تجھے اربابِ گلستاں بھول گئے